Majallah Tahqiq
Research Journal of
the Faculty of Oriental Learning
Vol: 33, Sr.No.87, 2012, pp 53 - 70

مجلہ تحقیق
مجلہ کلیہ علوم شرقیہ
جلد۳۳، اپریل۔جون۲۰۱۲ء، شمارہ ۸۷

عربی زبان وادب کی ترویج میں اسلامی جمہوریہ ایران کا حصہ
(ایک تحقیقی جائزہ)

ڈاکٹر مقیت جاوید☆

Abstract:

Arabic language enjoys a distinctive status in Muslim Irani society. Besides being a compulsory language at school level, Arabic has, since long, established itself as a language of sciences and arts in Iran. In this brief peice research we have endeavoured to throw some light on the special status this has been accorded with in this country. Starting with a brief history of the arrival of Arabic language in Iran, we have crtiically examined major state and non-state institutions of the country to find out the extent to which they are influenced by Arabic language.

Key words: Arabic, Iran, Education

تمہید:

۱۹۷۹ء کے اسلامی انقلاب کے بعد اسلامی جمہوریہ ایران میں بنیادی وہمہ گیر اصلاحات کا جو عمل شروع ہوا اس نے ایرانی معاشرے کو نہ صرف ایک نئ سمت فراہم کی، بلکہ اسکی ہیئت ترکیبی میں تعجب انگیز تبدیلیاں متعارف کروائیں۔ مذہب، سیاست، اقتصاد اور معاشرت میں ایرانی عوام نے

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ عربی، جامعہ پنجاب، لاہور

ایک نئے سفر کا آغاز کیا جسکی منزل قومی سلامتی وخودمختاری، وحدت ملت اور حاکمیت اسلام ہے۔ تعلیم کو چونکہ کسی بھی معاشرے کی ترقی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہوتی ہے، اور کسی بھی معاشرے کی ثقافت کا تعین اسکے نظام تعلیم سے ہوتا ہے، لہٰذا داعیان انقلاب اسلامی واصحاب دستار وجبہ نے ایرانی نظام تعلیم کو نئی بنیادوں پر استوار کرنے کے لئے ایک جامع لائحہ عمل مرتب کیا، سکولوں، کالجوں اور جامعات کو ازسرنو منظّم کیا گیا، ہر سطح پر پڑھائے جانے والے جملہ نصابات کی اسلامی اصولوں کی روشنی میں ترتیب نو کی گئ، عربی زبان وادب، جس کا دین اسلام سے باہمی تعلق کسی طرح بھی محتاج دلائل نہیں، کی ترویج وترقی کے لئے مربوط کوششیں کی گئیں۔ یہی مساعی جلیلہ اوران سے حاصل شدہ نتائج ہمارے اس مختصر مقالے کا بنیادی موضوع ہے، مملکت ایران میں عربی زبان کی آمد وتاریخ اور ایرانی نظام تعلیم کے عمومی جائزہ لینے کے بعد ہم ریاستی وغیر ریاستی سطح پر عربی زبان وادب کی ترقی کے لئے کی جانے والی کوششوں کا تنقیدی مطالعہ کریں گے۔

سرزمین ایران میں عربی زبان وادب کی آمدوتاریخ:

عرب اور ایرانی اقوام کے باہمی تعلقات کی تاریخ کی جڑیں ساسانی دور (۲۲۴ق-م -۶۵۰ق-م) سے جاملتی ہیں۔ اس دور میں بڑے بڑے عرب قبائل مثلا تنوخ' اسد' نزار' بکر' تمیم اور تغلب' ایرانی سلطنت کے مغربی کناروں پر آکر آباد ہوگئے۔(۱)

تاہم سرزمین ایران میں عربی زبان وادب کی باقاعدہ آمد کا سہرا ان عرب افواج کے سر ہے جنہوں نے سن ۱۴ ہجری میں قادسیہ کے مقام پر سپہ سالار رستم کی قیادت میں آنے والی ایرانی فوج کو شکست دی، اور ساسانی سلطنت میں اسلام کا پرچم گاڑدیا۔ صحابی رسول ﷺ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی قیادت میں حملہ کرنے والی اس فوج نے دیکھتے ہی دیکھتے پوری ساسانی ریاست کا خاتمہ کردیا، اور تمام بڑے بڑے علاقوں مثلاً مدائن، خوزستان، اصفہان، ہمدان، رے، طبرستان، آذربائیجان، آرمینیہ، کرمان اور سیستان پر قبضہ کرلیا۔(۲)

فتح ایران کے بعد چند صحابہ کرام نے ارض ایران میں مستقل سکونت اختیار کرلی، اور وہیں مدفون ہوئے۔ ان کے اسماء گرامی یہ ہیں،

۱۔ حضرت بریدہ بن خصیب اسلمیؓ، آپ مرو میں مدفون ہیں۔

۲۔ حضرت ابو برزہ اسلمیؓ

۳۔ حضرت حکم بن عمرو غفاریؓ

۴۔ حضرت عبداللہ بن خزامؓ

یہ تینوں اصحاب جوین میں مدفون ہیں۔

۵۔ حضرت قثم بن عباسؓ، یہ موجودہ سمرقند میں دفن ہیں۔(۳)

عرب افواج کے حملوں کے وقت ایران میں لکھی اور بولی جانے والی ''پہلوی زبان'' نے علامہ ابن خلدون کے عمرانی اصول کہ ''محکوم قوم کی زبان حاکم قوم کی زبان سے ضرور متاثر ہوتی ہے'' کے مطابق دفاعی رویہ اپنالیا، عربی زبان نے اس موقع سے بھرپور فائدہ اٹھایا، اور ایرانی ثقافت ومعاشرت میں اپنے مضبوط پنجے گاڑ دیئے۔ پہلوی زبان کے طرز عمل کے حوالے سے یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اسلام کی آمد کے دنوں میں یہ زبان ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی اور طبقاتی طور پر تقسیم ہوچکی تھی، اشرافیہ اورعوام الناس دو الگ الگ زبانیں بولتے تھے، ان حالات میں اس کا ایک ایسی زبان سے مقابلہ کرنا جسے نہ صرف ''مذہبی حمایت'' حاصل تھی بلکہ وہ فاتح عرب قوم کی وحدت کی علامت بھی بن چکی تھی مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن تھا۔

بنوامیہ (۱۳۲ھ-۴۱ھ) کے دور حکومت میں عربی زبان کو ایران میں FrancaLingua کا درجہ مل گیا۔اور جب اموی خلیفہ عبد الملک بن مروان کے دورحکومت (۸۶ھ-۶۷ھ) میں عربی زبان کو ''سرکاری'' اور ''دفتری'' زبان قرار دیدیا گیا، اس فیصلے سے عربی زبان کی بہت زیادہ ترقی واشاعت ہوئی، اور وہ شاہی محلات وسرکاری رہائشگاہوں سے نکل کر عوامی اور روزمرہ بول چال کی زبان بن گئی۔(۴)

جوں جوں وقت گزرتا گیا، توں توں سرزمین ایران پر بسنے والوں کا عربی زبان وادب سے تعلق گہرا ہوتا گیا۔سرکاری زبان کے بعد عربی کو ایران کی علمی وادبی زبان کا درجہ بھی مل گیا۔اور دیکھتے ہی دیکھتے ایران کے مشہور شہر نیشاپور، رے، اور اصفہان نے عربی علوم وادب کے مراکز کی

حیثیت اختیار کرلی۔ایرانی علماء وادباء نے دونوں زبانوں عربی وفارسی یا صرف عربی میں کتابیں لکھنی شروع کردیں۔ ذرا ملاحظہ کیجئے کہ ایران کا ایک بہت بڑا عالم ابوریحان بیرونی ہے، اس نے تقریبا ۳۵۰ کتابیں لکھیں، حیرت کی بات یہ ہے کہ وہ ساری کی ساری عربی زبان میں تالیف کی گئیں۔

شعراء کی بات کریں تو اگرچہ حافظ شیرازی اور سعدی شیرازی کو نمایاں مقام حاصل ہے، دونوں حضرات نے بہت خوبصورت فصیح عربی میں شاعری کی ہے، تاہم ان دونوں بزرگوں کے علاوہ دسیوں بیسیوں اور بھی شعراء تھے جنہوں نے عربی زبان کو شعری اظہار کا ذریعہ بنایا۔صرف ایک شہر اصفہان کو لیجئے، اس مرکز علم وادب نے بیشمار شعراء پیدا کئے جن میں سے چند قابل ذکر درج ذیل ہیں:

۱۔ رستہ بن ابی ابیض اصفہانی، (سن وفات ۱۷۵ھ)

۲۔ احمد بن علویہ اصفہانی، (سن وفات ۳۲۰ھ)

۳۔ محمد بن احمد بن طباطبا، (سن وفات ۳۲۲ھ)

۴۔ صاحب اسماعیل بن عباد، (سن وفات ۳۸۵ھ)

۵۔ ابوسعید رستمی

۶۔ ابوقاسم غانم بن ابی علاء اصفہانی

۷۔ ابومحمد عبداللہ بن احمد خازن

۸۔ ابواسماعیل حسین بن علی اصفہانی، (سن وفات ۵۱۵ھ)

۹۔ ابوہیجاء اصفہانی، (سن وفات ۵۳۰ھ)

۱۰۔ ابوطاہر اسماعیل بن محمد، (سن وفات ۵۳۳ھ)

عربی شاعری کے ساتھ ساتھ، عربی نثر نگاری میں بھی یہ شہر کسی سے کم نہ تھا۔ نامور نثر نگاروں میں حمد بن میران، صاحب بن عباد، احمد بن سعد، ابراہیم متوکلی، ابوعبداللہ محمد اصفہانی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔(۵)

نویں صدی عیسوی کے دوران جب ایرانی علاقوں میں دمشق اور بعدازاں بغداد کی گرفت ڈھیلی پڑگئی، اور چھوٹی چھوٹی نیم خودمختار مقامی حکومتیں وجود میں آگئیں، تو فارسی زبان کی ''نشأۃ ثانیہ''

ہوئی، تاہم وجود میں آنے والی یہ نئی زبان ''پہلوی'' نہ تھی، بلکہ یہ ایک نئی فارسی زبان تھی جو عربی زبان کے زیر سایہ اور زیر اثر وقوع پذیر ہوئی، اس میں بے شمار عربی مفردات داخل ہو چکے تھے اور اس کا رسم الخط بھی عربی تھا۔ اس نئی زبان نے ایران کے مشرقی علاقوں جیسے بخارا و سمرقند میں زور پکڑا۔(۶)

گیارہویں صدی عیسوی سے سولہویں صدی عیسوی تک کا عرصہ ترک اور منگول حملوں کی وجہ سے تاریخ اسلام میں بہت تلخ یادیں چھوڑ گیا، تاہم اسی دور میں ایرانی نقطہ نظر سے ایک اہم پیشرفت یہ ہوئی کہ ایرانی علاقوں میں اسلام کے ''شیعہ'' مکتب فکر نے اپنی جڑیں مضبوط کرلیں۔ ''شیعہ اسلام'' اور ''سنی اسلام'' کی تقسیم سے عالم اسلام نہ صرف جغرافیائی طور پر بلکہ ثقافتی طور پر بھی دو حصوں میں بٹ گیا، فارس و عرب کا تنازعہ مذہب سے ہوتا ہوا قومیت اور لسانیت کی طرف چلا گیا۔

بیسویں صدی میں جب پہلوی خاندان (۱۹۷۹ء-۱۹۲۵ء) ایران میں برسر اقتدار آیا، تو اس نے مذہب کی بجائے ''ایرانی قومیت'' کا نعرہ بلند کیا، سابقہ اور بھولا ہوا ''پہلوی'' نام دوبارہ زندہ کیا گیا، قومیت کے نام پر مذہب کو دبایا گیا۔ ۱۹۳۰ء کی دہائی میں فارسی کو عربی الفاظ سے ''پاک'' کرنے کی تحریک کا آغاز ہوا، عربی ناموں کی بجائے فارسی ناموں کو ترجیح دی جانے لگی۔

اسلامی انقلاب کے بعد حالات یکدم پلٹ گئے، اور ان چند مضامین میں کہ جنکی اسلامی حکومت نے بھرپور سرپرستی کی، عربی زبان سرفہرست ہے۔ اسی صورتحال کی تصویر کشی کرتے ہوئے ایک ایرانی محقق لکھتا ہے:-

> " The importance of Arabic is being increased by the authorities year by year so that the text book's size has doubled and the hours per week have been added to the Arabic literature schedule at high school since 1993."(6)

ایرانی نظام تعلیم میں عربی زبان وادب کا حصہ:

اس سے پہلے کہ ہم ایرانی نظام تعلیم میں عربی زبان وادب کے مقام و مرتبہ پر کچھ روشنی ڈالیں، ہم ایرانی نظام تعلیم کا ایک عمومی جائزہ پیش کرتے ہیں تاکہ ہمارا مؤقف پوری طرح واضح ہو سکے۔

ایرانی نظام تعلیم کا عمومی جائزہ:

اسلامی جمہوریہ ایران کا تعلیمی نظام بہت حد تک مرکزی حکومت کے ماتحت ہے۔ یہ نظام بنیادی طور پر دو حصوں میں تقسیم ہے:۔

ا۔ابتدائی وثانوی نظام تعلیم:

یہ حصہ وزارت تعلیم کی نگرانی میں ہے۔ یہ نظام مندرجہ ذیل مدارج پر مشتمل ہے:

۱۔ ماقبل پرائمری (کورستان)، یہ پانچ سال سے کم عمر بچوں کے لئے ہے۔

۲۔ پرائمری (دبستان)، یہ مرحلہ پانچ سالوں پر مشتمل ہے، اور چھ سے گیارہ سال کے بچوں کے لئے ہے۔

یادرہے کہ ایران میں پرائمری تعلیم مفت اور لازمی ہے۔

۳۔ مڈل (راہنمائی)، اس درجہ میں داخل ہوکر طالب علم مزید تین سال تعلیم حاصل کرتا ہے، اور چودہ سال کی عمر میں وہ درجہ ''راہنمائی'' سے فارغ ہو جاتا ہے۔

۴۔ ثانوی (دبیرستان)، ثانوی تعلیم کا یہ عرصہ چار سالوں پر محیط ہے، اور چودہ سال سے لیکر اٹھارہ سال تک کے طلباء وطالبات اس درجہ میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

ب۔جامعاتی نظام تعلیم:

تعلیمی نظام کا یہ حصہ وزارت سائنس وٹیکنالوجی چلاتی ہے۔اس کے دواہم مراحل قابل ذکر ہیں:

۱۔ کارشناسی (بی-اے)

۲۔ کارشناسی ارشد (ایم-اے)

یونی ورسٹی تعلیمی سال دو سیمسٹر پر مشتمل ہوتا ہے، اور ستمبر سے شروع ہوکر جون میں اختتام پذیر ہوتا ہے۔(۷)

ایرانی نظام تعلیم اور عربی زبان:

عربی زبان اور ایرانی مدارس:

اسلامی جمہوریہ ایران کے آئین کے آرٹیکل ۱۶، باب دوئم کے مطابق مڈل اور ثانوی

مدارس میں ہر سطح پر عربی زبان کی تدریس لازمی قرار دیدی گئی ہے۔ میرے سامنے اس وقت ایرانی آئین کا انگریزی ترجمہ پڑا ہے، جس کی شق نمبر ۱۶ کہتی ہے:-

"Since the Language of the Koran and Islamic texts and teachings is Arabic, and since Persian literature is thouroughly permeated by this language, it must be taught after elementary level in all classes of secondary school and in all areas of study"(8)

(چونکہ عربی قرآن اور اسلامی نصوص وتعلیمات کی زبان ہے، اور چونکہ عربی زبان فارسی ادب میں مکمل طور پر سرایت کر چکی ہے، لہذا یہ زبان ثانوی سطح کے تمام مدارس کے جملہ درجات میں پڑھائی جائے گی)

ایک اندازے کے مطابق اسلامی جمہوریہ ایران میں اس وقت ثانوی مدارس کی تعداد ۱۱۳۰۰۰ ہے۔(۹)

عربی زبان اور ایرانی جامعات:

اکتیس صوبوں پر مشتمل اسلامی جمہوریہ ایران میں جامعات کا ایک وسیع اور منظّم نیٹ ورک موجود ہے۔ ان جامعات کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہوئے یہ امر ہمارے لئے باعث حیرت بنا کہ ایرانی یونی ورسٹیوں کی ایک بہت بڑی تعداد گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ سطح پر عربی زبان وادب کی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہے۔ دو جامعات، جامعہ امام صادق (http://www.isu.ac.ir) اور جامعہ علامہ طبطبائی تو ایسی ہیں جہاں کا ذریعہ تعلیم سو فیصد عربی ہے۔ علاوہ ازیں ایران کی ایک اور مشہور یونی ورسٹی ''دانشگاہ پیام نور'' جس کے ایران کے طول وعرض میں ۲۲۹ کیمپس ہیں، نے سن ۲۰۰۸ء میں یہ اعلان کیا کہ عربی فارسی کے بعد یونی ورسٹی کی دوسری سرکاری زبان ہوگی۔(۱۰)

آیئے ذرا ان ایرانی جامعات کا مختصر سا جائزہ لیں جہاں عربی زبان وادبیات کے شعبہ جات قائم ہیں

۱۔ صوبہ مشرقی آذربائیجان:

۱۔ دانشگاہ تربیت معلم آذربائیجان

''گروہ زبان وادبیات عرب'' کے نام سے یہ شعبہ سن ۱۳۷۳ میں قائم ہوا۔ گریجویٹ کی

سطح کی تعلیم دینے کے لئے شعبہ ہذا کو سات اسسٹنٹ پروفیسر اور دو لیکچرار کی خدمات حاصل ہیں۔شعبہ کے چیئرمین جناب عبدالاحد غیبی ہیں۔(۱۱)

ب۔دانشگاہ تبریز:

''دانشکدہ ادبیات فارسی وزبانھائی خارجی'' کے نام سے ایک فیکلٹی ہے جس میں دیگر زبانوں کے علاوہ عربی زبان کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔(۱۲)

ج۔دانشگاہ آزاد اسلامی، تبریز:

''ادبیات فارسی وزبانہائے خارجی'' کے نام سے قائم فیکلٹی میں ایک شعبہ عربی بھی ہے جس میں پانچ اسسٹنٹ پروفیسر اور ایک لیکچرار ہے۔(۱۳)

۲۔صوبہ مغربی آذربائیجان:

دانشگاہ آزاد اسلامی، مھاباد:

اس یونی ورسٹی میں ''گروہ ادبیات عرب'' کے نام سے شعبہ قائم ہے۔(۱۴)

۳۔صوبہ بوشھر:

ا۔دانشگاہ خلیج فارس، بوشھر:

اس یونی ورسٹی میں''گروہ آموزشی زبان وادبیات عرب'' کے نام سے ایک شعبہ قائم ہے۔ چیئرمین شعبہ ڈاکٹر سید حیدر فرع شیرازی ہیں۔(۱۵)

۴۔صوبہ فارس:

ا۔دانشگاہ شیراز:

اس یونی ورسٹی میں''بخش زبان وادبیات عرب'' کے نام سے ایک شعبہ موجود ہے۔یہ شعبہ آغاز میں شعبہ فارسی میں قائم ہوا،لیکن بعدازاں میں اسے مستقل شعبہ کا درجہ دیدیا گیا۔۱۶۰ طلبہ کو عربی زبان کی تعلیم دینے کے لئے ۱۵ اساتذہ ہمہ تن مصروف ہیں۔موجودہ چیئرمین کا نام سید فضل اللہ میر قادری ہیں۔(۱۶)

۵۔صوبہ گیلان:

ا۔دانشگاہ گیلان:

''گروہ زبان وادبیات عرب'' کے نام سے موسوم یہ شعبہ سن ۱۳۷۳ قائم ہوا۔اس شعبہ میں بھی ۵ اساتذہ تعینات ہیں جو ۱۶۰ کے لگ بھگ طلباء کو عربی کے زیور تعلیم سے آراستہ کر رہے ہیں۔ چیئر مین ڈاکٹر سید اسماعیل حسینی ہیں۔(۱۷)

٦۔صوبہ ہمدان:

ا۔دانشگاہ بوعلی سینا، ہمدان:

اس یونی ورسٹی میں بھی ''گروہ زبان وادبیات عرب'' کے نام سے ایک شعبہ قائم ہے جس کے چیئر مین زہرا فضلی ہیں۔اس شعبہ میں ۷ اساتذہ موجود ہیں۔(۱۸)

۷۔صوبہ اصفہان:

ا۔دانشگاہ اصفہان:

''گروہ عربی'' کے نام سے موسوم یہ شعبہ سن ۱۳۴۱ میں قائم ہوا۔ڈاکٹریٹ کی سطح تک تعلیم و تحقیق کے لئے اس شعبہ میں ۱۰ اساتذہ سرگرم ہیں۔(۱۹)

ب۔دانشگاہ کاشان:

''گروہ زبان وادبیات عرب'' کے نام سے قائم اس شعبہ کی سربراہی ڈاکٹر علی نجفی کے سپرد ہے۔شعبہ کے اساتذہ کی تعداد سات ہے۔(۲۰)

۸۔صوبہ کرمان شاہ:

ا۔دانشگاہ رازی:

اس یونی ورسٹی میں بھی ''گروہ زبان وادبیات عربی'' کے نام سے ایک شعبہ قائم ہے جس کے سربراہ ڈاکٹر علی سلیمی ہیں۔اس شعبہ میں نو اساتذہ ہیں۔(۲۱)

۹۔ صوبہ خراسان رضوی:

ا۔ دانشگاہ فردوسی، مشہد:

پی۔ایچ۔ڈی سطح کی تعلیم و تحقیق کے لئے قائم یہ شعبہ ''گروہ زبان وادبیات عربی'' کے نام سے جانا پہچانا جاتا ہے۔اس کی سربراہی ڈاکٹر عباس طالب زاد شوشتری کے سپرد ہے۔اساتذہ کی تعداد ۱۰ ہے۔(۲۲)

۱۰۔ صوبہ کردستان:

ا۔ دانشگاہ کردستان:

اس شعبہ کا نام ''گروہ زبان وادبیات عرب'' ہے۔اس میں ۱۸ اساتذہ ہیں جو ڈاکٹر عبداللہ رسول نزاد کی سربراہی میں تعلیم و تحقیق میں مصروف ہیں۔(۲۳)

۱۱۔ صوبہ لرستان:

ا۔ دانشگاہ لرستان:

اس یونی ورسٹی میں شعبہ عربی ''گروہ زبان وادبیات عرب'' کے نام سے پہچانا جاتا ہے، اور ۱۵ اساتذہ پر مشتمل ہے۔(۲۴)

۱۲۔ صوبہ مرکزی:

ا۔ دانشگاہ اراک:

''گروہ زبان وادبیات عربی'' کے نام سے قائم اس شعبہ کے منتظم اعلیٰ ڈاکٹر ابوالفضل سجادی ہیں۔(۲۵)

۱۳۔ صوبہ مازندران:

ا۔ دانشگاہ مازندران:

جامعہ ہذا میں قائم ''گروہ زبان وادبیات عرب'' ۱۴ اساتذہ پر مشتمل ہے۔چیئرمین ڈاکٹر حسین یوسفی ہیں۔(۲۶)

۱۴۔صوبہ قم:

ا۔دانشگاہ قم:

اس یونی ورسٹی میں قائم ''گروہ زبان وادبیات عرب'' ۹ اساتذہ پر مشتمل ہے، اور جناب مصطفیٰ شیروی خوزانی اس کے چیئرمین ہیں۔(۲۴)

ب۔دانشگاہ آزاد اسلامی، قم:

اس یونی ورسٹی میں بھی ''گروہ زبان وادبیات عرب'' کے نام سے ایک شعبہ قائم ہے۔کل اساتذہ کی تعداد ۷ ہے۔چیئرمین ڈاکٹر فیروز ہیں۔(۲۵)

۱۵۔صوبہ سمنان:

ا۔دانشگاہ سمنان:

اس یونی ورسٹی کا ''گروہ زبان وادبیات عرب'' ۶ اساتذہ پر مشتمل ہے۔چیئرمین جناب احسان اسماعیلی طاہری ہیں۔(۲۶)

۱۶۔صوبہ سیستان وبلوچستان:

ا۔دانشگاہ سیستان وبلوچستان:

یونی ورسٹی ہذا کا ''گروہ ادبیات عرب'' ۱۳ اساتذہ پر مشتمل ہے۔(۲۷)

ب۔دانشگاہ زابل:

اس یونی ورسٹی میں بھی عربی زبان وادب کا ایک مکمل شعبہ کام کررہا ہے جسے فاضل اساتذہ کی خدمات میسر ہیں۔(۲۸)

۱۷۔صوبہ تہران:

ا۔دانشگاہ علامہ طباطبائی، تہران:

اس یونی ورسٹی کے ''گروہ زبان وادبیات عرب'' میں ۱۱۳ اساتذہ ہیں۔(۲۹)

ب۔ دانشگاہ الزہراء (س)، تہران:

اس خواتین یونی ورسٹی کا شعبہ عربی پی-ایچ-ڈی تک کی سطح کی تعلیم وتحقیق کا بندوبست کرتا ہے۔ شعبہ میں اساتذہ کی تعداد ۵ ہے۔ چیئرپرسن کا نام بتول مشکین فام ہے۔ (۳۰)

ج۔ دانشگاہ شہید بہشتی، تہران:

اس یونی ورسٹی کے ''گروہ زبان وادبیات عرب'' میں ۱۹ اساتذہ تعلیم وتحقیق کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ (۳۱)

د۔ دانشگاہ تربیت مدرس، تہران:

اس جامعہ کا شعبہ عربی بڑا قدیم ہے۔ ڈاکٹر عیسی متقی زادہ صدر شعبہ کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ (۳۲)

ہ۔ دانشگاہ تربیت معلم، تہران:

اس یونی ورسٹی کا شعبہ عربی (گروہ زبان وادبیات عربی) ۱۹ اساتذہ پر مشتمل ہے۔ جناب علی اوسط ابراہیمی اس کے سربراہ ہیں۔ (۳۳)

اسلامی جمہوریہ ایران میں عربی میڈیا:

ایران میں عربی جرائد ورسائل:

ایک اندازے کے مطابق ایران کے عربی زبان میں شائع ہونے والے جرائد ومجلات کی تعداد پچاس کے قریب ہے۔ (۳۴)

ذیل میں بطور نمونہ ایران سے شائع ہونے چند عربی جرائد ومجلّات پیش خدمت ہیں،

ا۔ مجلّہ ''رسالة التقریب''

یہ مجلّہ ایک ایرانی ادارہ '' المجمع العالمی للتقریب بین المذاهب الاسلامیة'' کی طرف سے ہر دو ماہ بعد شائع ہوتا ہے۔ تہران سے زیب اشاعت ہونے والے اس تحقیقی مجلّہ کے ایڈیٹر پروفیسر ڈاکٹر محمد مہدی تسخیری ہیں جو نامور محققین پر مشتمل مجلس ادارت کی زیرنگرانی اسے

نہایت خوش اسلوبی سے چلا رہے ہیں۔(۳۵)

۲۔مجلّہ " ثقافتنا"

اس سہ ماہی عربی تحقیقی مجلّہ کو ایک ایرانی تنظیم " مؤسسة الفكر الاسلامی" تہران سے شائع کرتی ہے۔اس کے مدیر پروفیسر ڈاکٹر محمد علی آذر شب ہیں، جبکہ مجلس ادارت جید محققین واد باء پر مشتمل ہے۔ مجلّہ ہذا ویب سائٹ www.thagafatuna.com پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔(۳۶)

۳۔مجلّہ"رسالة الثقلين"

اسلامی علوم کا یہ سہ ماہی مجلّہ ایک ایرانی ادارہ " المجمع العالمی لاهل البيت" کی طرف سے بڑی باقاعدگی سے شائع ہورہا ہے۔مدیر الشیخ معین دقیق ہیں، جبکہ مجلّہ ہذا ادارہ کی ویب سائٹ www.ahl-ul-bayt.org کو پڑھا جاسکتا ہے۔(۳۷)

۴۔مجلّہ"ثقافة التقريب"

" المجمع العالمی للتقريب بين المذاهب الاسلامية" تہران کی طرف سے شائع ہونے والا یہ ماہانہ عربی مجلّہ، مدیر مجلّہ الشیخ محمد علی تسخیری کی انتھک کوششوں کا بیّن ثبوت ہے۔ مجلّہ کی ویب سائٹ کا ایڈریس یہ ہے www.taghrib.ir۔(۳۸)

۵۔مجلّہ"الوحدة"

عربی زبان میں شائع ہونے والا یہ ایک مشہور ماہانہ سیاسی مجلّہ ہے۔یہ مجلّہ بھی " مؤسسة الفكر الاسلامی" کی طرف سے شائع ہوتا ہے۔مدیر جناب منیر الدین بھبھانی ہیں، جبکہ مجلّہ ہذا ویب سائٹ www.al-wahdah.com پر موجود ہے۔(۳۹)

۶۔مجلة"الطاهرة"

خواتین اور سماجیات کے لئے مخصوص یہ ماہانہ مجلّہ بھی "مؤسسة الفكر الاسلامی" تہران کی طرف سے شائع ہوتا ہے۔ مدیر مجلّہ جناب حسین سرور ہیں جبکہ مجلّہ کی ویب سائٹ www.al-tahirah.com ہے۔(۴۰)

۷۔مجلۃ ''الھدی''

بچوں کے لئے مخصوص یہ ماہانہ عربی مجلّہ بھی ''مؤسسة الفكر الاسلامی'' کی طرف سے شائع ہوتا ہے۔ مجلّہ کی مدیرہ جنابہ آمنہ ہاشمی ہیں، جبکہ اس کی ویب سائٹ www.al-hoda.com ہے۔(۴۱)

۸۔جریدہ ''الوفاق''

ایران میں عربی ریڈیو ٹیلی وژن چینلز:

الیکٹرانک میڈیا کی اہمیت اور عرب دنیا سے اپنے سیاسی وثقافتی روابط کو مستحکم کرنے کے لئے ایران میں کئی ایک عربی ریڈیو وٹیلی وژن چینلز شب و روز کام کررہے ہیں۔ چند مشہور ترین پیش خدمت ہیں۔

۱۔تہران ریڈیو (عربی نشریات)

ریڈیو تہران کی عربی نشریات کا آغاز ۱۹۹۸ء میں ہوا ، اور اب تک بلاتعطل جاری ہے۔(۴۲)

۲۔چینل ''الکوثر''

یہ چینل ۱۹۸۰ء میں ''سحر'' کے نام سے شروع ہوا تھا،لیکن بعدازاں اس کا نام ''الکوثر'' رکھ دیا گیا۔یہ چینل دن رات عربی زبان میں اپنی نشریات پیش کرتا ہے۔(۴۳)

۳۔چینل ''العالم''

۲۰۰۳ء سے اپنی نشریات شروع کرنے والے اس نیوز چینل کا شمار اب ایران کے مشہور ترین عربی چینلز میں ہوتا ہے۔(۴۴)

ایران میں عربی زبان وادب کی تنظیمیں اور عربی کتابخانے:

اسلامی جمہوری ایران میں عربی زبان وادب کی ترویج وترقی کے لئے ۱۸ تنظیمیں کام کررہی ہیں،سب سے مشہور تنظیم کا نام ''جمعیة اللسان العربی الدولیة''

(International Association of Arabic Language) ہے۔(۴۵)

علاوہ ازیں سو کے قریب کتب خانے بھی ہیں جو ہزاروں کی تعداد عربی کتب شائع کرتے ہیں۔

ایران میں عربی مخطوطات:

پروفیسر ایاد الطباع کی تحقیق کے مطابق عربی مخطوطات کے جمع شدہ خزانوں کے حوالے ترکی پہلے نمبر پر اور اس کے بعد ایران کا نمبر ہے۔ اسلامی جمہوریہ ایران میں تقریبا پانچ لاکھ عربی مخطوطات ہیں جو انیس بڑے شہروں میں بکھرے پڑے ہیں۔ ان کی تقریبا دوسو فہرستیں طبع ہو چکی ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ ان مخطوطات کی ایک بہت بڑی تعداد کا عرصہ کتابت تیسری صدی ہجری سے چھٹی صدی ہجری ہے۔(۴۶)

یہ امر باعث افسوس ہے کہ پچھلی چند عشروں میں عرب و ایران تعلقات کی کشیدگی کی وجہ سے عربی مخطوطات کی مائیکروفلم کے ذریعہ تصویر کشی کی سنجیدہ کوششیں نہیں کی گئیں۔ تاہم اب صورتحال میں کچھ بہتری دکھائی دیتی ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ایرانی معاشرے کی عربی زبان وادب سے محبت نہ صرف اسکی مسلم امہ کے اتحاد کے سلسلے کی جانے والی کوششوں کا بین
ثبوت ہے بلکہ ایران کے تاریخی، تہذیبی اور ثقافتی تحفظ کا اہم ذریعہ بھی ہے۔

☆☆☆

منابع و مآخذ

(۱) (دیکھئے مقالہ Arab Tribes of Iran,Encyclopaedia Iranica, یہ مقالہ مندرجہ ذیل ایڈریس پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے

http://www.iranica.com/articles/arab-iv

(۲) تفصیل کے لئے دیکھئے: ندوی، شاہ معین الدین احمد، تاریخ اسلام، المیزان، لاہور، ۲۰۰۵ء۔ ص ص ۱۵۲-۱۶۲

(۳) (مہاجرانی، سید حمید رضا، ''اللغة العربية والحضارة الاسلامية فی ایران'' (ایران میں اسلامی تہذیب اور عربی زبان) مقالہ ہذا ملاحظہ ہو

http://www.e-resaneh.com/articlefiles/%d8%a7%d9%84%d8%ba%d8%

(۴) دیکھئے: ندوی، ص ۳۵۳

(۵) علاقی حیدر، ''الأدب العربی فی اصفهان'' (اصفہان میں عربی أدب)، ملاحظہ ہو۔

http://www.e-resaneh.com/articlefiles/-5FFB~1.DOC

(۶) الحلوی عبدالرحمان، " التأثیر المتبادل بین الفارسية والعربية" (فارسی اور عربی کے باہمی اثرات) ملاحظہ ہو،

http://www.e-resaneh.com/articlefiles/%d8%a7%d9%84%d8%aa

(7) Godazgar Hessein, Islamic Ideologya and its Formative Influence on Education in Contemporary Iran, Economica, Sociedad y Territorio (Mexico), vol.III, N. 10. The article is available at:http://redalyc.uaemex.mx/p af/111/11101005.pdf

(۷) تفصیل کے لئے دیکھئے:

Iran,Education Overview,World Education Service,Canada.

www.wes.org/ca/wedb/iran/iredov.htm

(8) www.servat.unibe.ch/icl/ir00000_html.
(Downloaded on 18-07-2010)

(۹) (دیکھئے Education in Iran یہ مقالہ موجود ہے
http://www.britishcouncil.org/iran-discover-iran-education-report.doc

(۱۰) دیکھئے http://radiozamaaneh.com/news/2008/03/post_4081.html

(۱۱) http:// v.azaruniv.edu/arabic.htm

(۱۲) http://literature.tabrizu.ac.ir

(۱۳) http://iau.ac.ir/Departments/Page.arabiu.aspx

(۱۴) http://iau-mahabad.ac.ir/danishkadeh/literature.htm

(۱۵) http://pgu.ac.ir/c/portal/layout?p_l_101=PUB.1033.12

(16)http://shirazu.ac.ir/en?/page_id=118menu_id=18menu_item_id=23

(17) http://guilan.ac.ir/hum/index.php?page=info&a=01102

(18) http://basu.ac.ir/univers.php?prs=119

(19) http://fgn.ui.ac.ir/fa/staticpages/about-pages/aboutarab.php

(20) http://kashanu.ac.ir/modules.php?name=treeview&op=viewdownpage&nid=2624

(21) http://razi.ac.ir/department/?d=12

(22) http://um.ac.ir/Faculty-depart-dn-1206-12.html.

(23)http://uok.ac.ir/Homepage.aspx?TabID=4906&Site=UOKPortal&Lang=fa_IR

(24) http://lu.ac.ir/Persian/Facs/Dept_Ensani.htm

(25) http://araku.ac.ir/gims/Unive/colleges/depts/index.php?id=23

(26) (http://umz.ac.ir/persian/department.php?groupid=25

(27)http://qom.ac.ir/portal/Home/ShowPage.aspx?object=NEWS&CategoryID=54bc3cb1-9992-4286-91

(25) http://gom-iau.ac.ir/default.php?Menu=2&Part=18/Link=Menu/ensani.htm

(26)http://semnan.ac.ir/modulesphp?name=content&pa=Showpage&pid=63

(27)(http://usb.ac.ir/Faculties/Department-introduction.aspx?DepartmentID=157&FacultyID=27)

(28)http://uoz.ac.ir/HomePage.aspx?TabID=4632&Site=DouranPortal&Lang=fa-IR

(29) http://atu.ac.ir/faculties/litf.htm

(30) http://adabiat.alzahra.ac.ir/tabid/79/language/Fa-IR/Defaultaspx.

(31) http://en.sbu.ac.ir/Default.aspx?tabid=292

(32) http://modares.ac.ir/page/system/index/schools/hum/srp/all

(33) http://portal.tmu.ac.ir/portal/faces/public/portal

(۳۴) مراد الطیب''اللغة العربیة فی عالم متغیر، من الیقظة الي النهضة"(عربی زبان بدلتی دنیا میں، بیداری سے تحریک تک)، برائے ملاحظہ، www.sandroses.com/abbs/31321

(۳۵) تفصیل کے لئے دیکھئے، رسالة التقریب ،شمارہ۸۱،۲۰۱۰ء، المجمع العالمی للتقریب بین المذاهب الاسلامیة،تهران،ایران

(۳۶) دیکھئے، ثقافتنا،شمارہ۲۳،جلد۶،مؤسسة الفکر الاسلامی، تهران، ایران

(۳۷) دیکھئے، رسالة الثقلین،شمارہ۶۰،جلد۱۵،المجمع العالمی لاهل البیت، تهران،ایران

(۳۸) دیکھئے، ثقافة التقریب، شمارہ ۳۷،۲۰۱۰ء، المجمع العالمی للتقریب بین المذاهب الاسلامیة، تهران،ایران

(۳۹) دیکھئے،الوحدة،شمارہ۳۲۸،دسمبر۲۰۱۰ء،مؤسسة الفکر الاسلامی، تهران، ایران

(۴۰) دیکھئے،الطاهرة،شمارہ۲۰۳،۲۰۱۰ء،مؤسسة الفکر الاسلامی، تهران، ایران

(۴۱) دیکھئے،الهدی،شمارہ۲۰۳،۱۴۳۲ھ، مؤسسة الفکر الاسلامی،تهران، ایران

(۴۲) دیکھئے، http//arabic.irib.ir

(۴۳) دیکھئے، www. alkawthartv.ir

(۴۴) دیکھئے، www.alalam.ir

(۴۵) دیکھئے، www.allesan.org

(۴۶) ایاد الطباع، "من نفائس المخطوطات العربیة فی ایران" (ایران کے بہترین عربی مخطوطات)، یہ مقالہ ایران میں منعقد شدہ ایک کانفرنس میں پڑھا گیا اور مندرجہ ذیل ایڈریس سے حاصل کیا جاسکتا ہے http://wadod.org/vb/showthread.php?33